



سوال

(493) کیا عورت اپنا حصہ معاف کر سکتی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت عاقلہ بالغہ نے اپنے طیب خاطر سے خواہ اپنے بھائیوں کی خوشامداندہ درخواست سے بدون کسی جبر واکراہ اور خدع و فریب کے اپنا وہ حصہ جو اس کو اس کے باپ کی میراث سے ملنا تھا اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا اور کہا کہ مجھ کو اس حصہ سے کوئی دعویٰ نہیں ہے میں وہ حصہ نہ لوں گی میرے برادر اور برادرگان اس کو باہم تقسیم کر لیں تو یہ معاملہ شرعاً درست ہے یا نہیں اور بعد فوت اس عورت کے ورثہ اس کی اس جائیداد کا دعویٰ دائر کر سکتے ہیں یا نہیں اور ان کو اس جائیداد کا لینا درست ہے یا نہیں؟ البسٹوا الجواب فیکم الثواب والحکم اللہ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ معاملہ شرعاً درست ہے اب اس عورت کے ورثہ اس جائیداد کو شرعاً واپس نہیں لے سکتے عورت عاقلہ بالغہ اپنے مال میں ہر طرح کا تصرف کر سکتی ہے۔

((وقال البخاری: وَقَالَتْ أَسْمَاءُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَابْنِ أَبِي عَتِيْقٍ وَرِثْتُ عَنْ أُخْتِي عَائِشَةَ نَالًا بِالْغَابِ وَتَدَا غَطَا نِي بِهِ مُعَاوِيَةُ بِأَيْتَةِ الْفَتْحِ فَهَوَّلْتُهَا)) او وغیر ذلک من الاحادیث ما یدل علی ہذا [1]

(امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اسما رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قاسم بن محمد اور ابن ابی عتیق کو کہا کہ غابہ نامی جگہ سے مجھے میری ہمشرہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وراثت ملی ہے جس کے عوض معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ایک لاکھ (درہم) دیے ہیں میں وہ تم دونوں کو دیتی ہوں اس کے علاوہ بھی کسی ایک احادیث ہیں جو اس مضمون پر دلالت کرتی ہیں)

صورت مذکورہ سوال میں اس عورت نے اپنا حق معاف کر دیا ہے اور معاف کر دینا حقوق کا عین ہو یا دین احادیث صحیحہ معتبرہ سے ثابت ہے۔

"وقال البخاری: قال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انی اشہدکم یا معشر المسلمین علی حکیم انی اعرض علیہ حقہ من ہذا الفتی فیابی ان یاخذہ" [2]

(امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! میں تم کو حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گواہ بنا تا ہوں کہ میں ان پر اس مال فے میں سے ان کا حق پیش کرتا ہوں تو وہ اسے لینے سے انکار کرتے ہیں)

اس میں تصریح ہے کہ حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا حق مال میں چھوڑ دیا اور نہ لیا جو دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو پہنچا یا گیا۔

"روي البوداود عن ام سلمة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((انما انا بشر وانكم تحضمون الي ولعل بعضكم ان يكون الحن بجنته من بعض فاقضى له على نحو ما اسمع منه فمن قضيت له من حق انجيه شتيا فلا ياخذ منه شيئا فانما اقطع له قطعة من النار" [3]

(امام البوداود رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک بشر ہوں تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو اور ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کوئی دوسرے کے مقابلے میں اپنی حجت پیش کرنے میں زیادہ چرب زبان ہو اور پھر میں اس سے سننے کے مطابق فیصلہ کر دوں تو جس کسی کے لیے میں اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دو تو وہ اس سے کچھ نہ لے میں تو اس کے لیے آگ کا ٹکڑا کاٹ رہا ہوں)

"وفي اخري له عننا قالت: اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلان يتختمان في موارث لهما لم تكن لهما بينة الا دعواهما فقال النبي صلى الله عليه وسلم فذكر مشهد فبئى الرجلان وقال كل واحد منهما: حتى لك فقال لهما النبي صلى الله عليه وسلم اما اذا فعلت ما فعلت فاقسما وتونخيا الحق ثم استهما ثم تحالا وفي اخري له عننا قال: يتختمان في موارث واشياء قد درست" [4]

(امام البوداود رحمۃ اللہ علیہ کی ایک دوسری روایت میں ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہی بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمی آئے جن کا میراث کے معاملے میں جھگڑا تھا اور ان کے پاس سوائے لپٹنے دعوے کے اور کوئی گواہ نہ تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر مذکورہ بالا حدیث کے مثل بیان کیا چنانچہ وہ دونوں رونے لگے اور ہر ایک دوسرے سے کہنے لگا میرا حق تیرے لیے ہے پھر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا جب تو ایسا کرتے ہو تو آپس میں تقسیم کر لو اور حق کا قصد کرو۔ پھر (حصے کی تعیین کے لیے) آپس میں قرعہ ڈال لو پھر ممکن زیادتی ایک دوسرے سے معاف کر لو البوداود ہی کی ایک دوسری روایت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان دو آدمیوں کا وراثت میں جھگڑا تھا اور بھی چند دوسری چیزیں تھیں جن کے نشانات مٹ گئے تھے)

ان روایات سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ معاف کر دینا لپٹنے حقوق کا خاص عین اور موارث میں بہر کیف جائز ہے جیسا کہ حضرت نے خاص میں فی المیراث کو فرمایا کہ "ثم تحالا" یعنی ایک دوسرے کو معاف کر دو۔

[1]- صحیح البخاری رقم الحدیث (2462)

[2]- صحیح البخاری رقم الحدیث (2599)

[3]- سنن ابن داؤد رقم الحدیث (3584)

[4]- سنن ابن داؤد رقم الحدیث (3584)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الفرائض، صفحہ: 735

محدث فتویٰ